49030 ـ توحید کا معنی اور اس کی اقسام

سوال

توحید کا معنی اور اس کی اقسام کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

توحید کا لغوی معنی:

توحید لغت عرب میں وَحَّدَ يُوَحِّدُ فعل کا مصدر ہے اور جب اس کی نسبت اللہ کی وحدانیت کی طرف کی جائے اور اسے ان صفات و ذات میں شریك ہونے سے انفرادی وصف دیا جائے تو یہ وحدانیت کا وصف کہلاتا ہے، اور شد مبالغہ کے لیے ہے یعنی اللہ کی وحدانیت کا وصف مبالغہ رکھتا ہے.

اور عرب کا قول ہے: واحد و احد و وحید یعنی وہ منفرد ہے چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی واحد ہے یعنی وہ سب حالات میں شریکوں سے منفرد ہے.

چنانچہ توحید اس بات کا علم ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی ایك ہے اس کی کوئی نظیر نہیں، تو جو کوئی بھی اللہ کا علم اس طرح نہیں رکھتا، یا پھر وہ اسے وحدہ لا شریك کا وصف نہیں دیتا تو وہ اللہ کو ایک نہیں مانتا.

توحید کی اصطلاحی تعریف:

اللہ تعالی کو الوہیت و ربوبیت اور اسماء صفات میں یکتا و اکیلا ماننا.

اور یہ تعریف بھی ممکن ہے: یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ اپنی ربوبیت و الوہیت اور اسماء صفات میں وحدہ لا شریك ہے.

اس اصطلاح " توحید " یا اس کے مشتقات کا اس معنی پر دلالت کرنے کے لیے استعمال کتاب و سنت سے ثابت ہے اور کتاب و سنت میں استعمال کیا گیا ہے، ذیل میں اس کی چند ایك مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

قل هوا الله احد الله الصمد لم يلد و لم يولد و لم يكن له كفوا احد .

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایك (ہی) ہے، اللہ تعالی بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے.

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

اور تم سب کا معبود ایك ہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے البقرة (163).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت نے فرمایا:

وہ لوگ بھی قطعا کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ تعالی تین میں سے تیسرا ہے، در اصل اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے انہیں المناك عذاب ضرور پہنچے گا المآئدة (73).

اس موضوع کے متعلق آیات بہت زیادہ ہیں.

اور صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو انہیں فرمایا:

" آپ ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب ہے تم انہیں سب سے پہلے اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ تعالی کی توحید کا اقرار کریں، جب وہ اس کی پہچان کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کي ہیں، جب وہ نماز ادا کرنے لگیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالی نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے اغنیاء سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائیگی، جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکاۃ لے لینا، اور لوگوں کے بہترین اورافضل اموال سے اجتناب کرنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7372) صحیح مسلم حدیث نمبر (19).

اور صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے: اس پر کہ اللہ کو ایك مانا جائے، اور نماز کی پابندی کی جائے، اور زکاۃ کی ادائیگی کی جائے، اور رمضان المبارك کے روزے رکھے جائیں، اور بیت اللہ کا حج کیا جائے "

صحيح مسلم حديث نمبر (16).

چنانچہ ان سب نصوص ميں توحيد سے مقصود كلمہ طيبہ " لا الہ الا اللہ محمدا رسول اللہ " كے معنى كا اثبات ہے، جو كہ دين اسلام كى حقيقت ہے، جس كے ليے اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم كو مبعوث كيا ہے، اس كى دليل يہ ہے كہ يہ اصطلاح اور كلمات مترادفہ كتاب ميں سنت ميں كئى ايك مقام پر وارد ہيں.

ان ميں سے بعض الفاظ تو سابقہ حديث معاذ رضى اللہ تعالى عنہ ميں بيان ہوئے ہيں:

" كہ تم اہل كتاب كے لوگوں كے پاس جا رہے ہو جب ان كے پاس پہنچو تو انہيں اس كى دعوت دينا كہ وہ يہ گواہى ديں كہ اللہ تعالى كے علاوہ كوئى معبود برحق نہيں، اور محمد صلى اللہ عليہ وسلم اللہ كے رسول ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (1496).

اور ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما كى روايت ميں ہے:

" اسلام كى بنياد پانچ اشياء پر ہے: اس كى گواہى دينا كہ اللہ كے علاوہ كوئى معبود برحق نہيں، اور محمد صلى اللہ عليہ وسلم اس كے بندے اور رسول ہيں "

صحيح مسلم حديث نمبر (16).

تو يہ اس كى دليل ہے كہ كلمہ طيبہ " لا الہ الا اللہ محمدا رسول اللہ " كى حقيقت توحيد ہے، اور يہى وہ اسلام ہے جسے ديكر اللہ تعالى نے اپنے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم كو جن و انس كى طرف مبعوث فرمايا، اور يہى وہ دين ہے جس كے بغير اللہ تعالى كسى اور دين اختيار كرنے پر راضى نہيں ہو گا.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

يقينا اللہ كے ہاں دين صرف اسلام ہے آل عمران (19).

اور ايك دوسرے مقام اللہ جل شانہ كا فرمان ہے:

اور جو كوئى بھى اسلام كے علاوہ دين اپنائے گا اس كا وہ دين قبول نہيں كيا جائيگا، اور وہ آخرت ميں نقصان اٹھانے والوں ميں سے ہو گا آل عمران (85).

جب يہ معلوم ہو گيا تو يہ بھى علم ميں ہونا چاہيے كہ علماء كرام نے توحيد كو تين قسموں ميں تقسيم كيا ہے جو درج ذيل ہيں:

توحید ربوبیت

توحید الوہیت

توحید اسماء و صفات

توحید ربوبیت:

اللہ تعالی کو اس کے افعال مثلا خلق اور تدبیر اور زندہ کرنے اور مارنے روزی دینے وغیرہ افعال میں یکتا ماننا.

اس توحید کے کتاب و سنت میں بہت دلائل پائے جاتے ہیں ان میں سے بعض دلائل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (13532) کے جواب کا مطالعہ کریں.

لہذا اگر کسی نے یہ اعتقاد رکھا کہ اللہ کے علاوہ اور بھی کوئی خالق ہے، یا مالك ہے یا روزی رساں ہے، یا اللہ کے علاوہ کوئی اور اس جہان میں تصرف کرنے والا ہے تو اس نے توحید کی اس قسم میں خلل پیدا کیا اور اللہ کے ساتھ کفر کیا.

کیونکہ پہلے دور کے کفار اور مشرکین مکہ بھی اس توحید کا اجمالی طور پر اقرار کرتے تھے، اگرچہ وہ اس کی بعض تفصیل میں مخالفت بھی کرتے تھے، اس کے اقرار کی دلیل بہت ساری آیات میں پائی جاتی ہے جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر آپ ان سے یہ سوال کریں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا، اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا ؟ تو البتہ وہ ضرور یہ کہینگے اللہ نے، تو وہ کدھر الٹے جا رہے ہیں العنکبوت (61).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمان نے پانی کس نے نازل کیا اور اس سے زمین کو بنجر ہونے کے بعد زندہ کس نے کیا ؟ تو وہ ضرور کہینگے اللہ نے، آپ کہہ دیں سب تعریفات اللہ ہی کی ہیں، بلکہ ان میں اکثر عقل نہیں رکھتے العنکبوت (63).

اور ایك مقام پر رب العزت کا فرمان اس طرح ہے:

اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے ؟ تو وہ ضرور کہینگے اللہ نے، پھر وہ کدھر الٹے جا

رہے ہیں الزخرف (87).

ان آیات میں اللہ سبحانہ و تعالی نے بیان فرمایا ہے کہ کفار بھی اس کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالی خالق و مالك اور مدبر ہے، لیکن اس کے باوجود انہوں نے عبادت میں اللہ کی توحید کا انکار کیا جو ان کے عظیم ظلم اور شدید بہتان اور ضعف عقل کی دلیل تھی، کیونکہ ان صفات کا مالك اور ان افعال میں انفرادیت رکھنے والے کی ہی عبادت کرنی چاہیے، اور اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ ہو، اور صرف اس اللہ کو ہی یکتا و تنہا اور ایك مانا جائے، اللہ سبحانہ و تعالی پاك اور بلند و بالا ہے اس سے جو وہ شرك کرتے ہیں.

اس لیے جو کوئی بھی توحید ربوبیت کا صحیح اقرار کرتا ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ توحید الوہیت کا بھی اقرار کرے.

توحید الوہیت یہ ہے کہ:

اللہ تعالی کو ہر قسم کی ظاہری اور باطنی قولی و عملی عبادت میں یکتا و اکیلا مانا جائے، اور اللہ کے سوا باقی سب کی عبادت کی نفی کی جائے چاہے وہ کوئی بھی ہو، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا الاسراء (23).

اور ایك مقام پر رب العزت کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریك نہ کرو النساء (36).

اور اسے توحید اللہ افعال العباد کہنا بھی ممکن ہے، اور اسے توحید الوہیت کا نام بھی دیا جاتا ہے:

کیونکہ یہ اللہ کی عبادت اور اسے الہ معبود تسلیم کرنے پر مبنی ہے، کہ اللہ کی عبادت محبت و تعظیم کے ساتھ کی جائے.

اور اسے توحید عبادت بھی کہا جاتا ہے:

کیونکہ بندہ اللہ تعالی کے احکام کی ادائیگی اور ممنوعات سے اجتناب کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کرتا ہے.

اور اسے توحید طلب اور قصد و ارادہ کا نام بھی دیا جاتا ہے؛ کیونکہ بندہ کا مقصد و ارادہ اللہ کی رضامندی و خوشنودی ہے اور خالصتا اللہ کی رضا طلب کرتے ہوئے خالص اسی کی عبادت کرتا ہے.

یہی وہ قسم اور نوع ہے جس میں خلل پایا جاتا ہے، اور اسی توحید الوہیت کی بنا پر اللہ سبحانہ و تعالی نے رسول

مبعوث کیے اور کتابیں نازل فرمائیں، اور اسی کی وجہ سے مخلوقات پیدا کی گئیں، اور شریعت بنائی گئیں، اور یہی وہ توحید الوہیت ہے جس میں انبیاء اور ان کی قوموں کے درمیان جھگڑا ہو، اور مخالفت کرنے والے ہلاک کر دیے گئے اور مومنوں کو نجات حاصل ہوئی.

اس لیے جس نے بھی اس توحید الوہیت میں خلل پیدا کیا اور کسی بھی قسم کی عبادت اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے جائز سمجھا تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو گیا اور فتنہ میں پڑ گیا اور سیدھی راہ سے بھٹک گیا، اللہ تعالی ہمیں سلامت و محفوظ رکھے.

اور توحید اسماء و صفات یہ ہے کہ:

اللہ کے اسماء و صفات میں اللہ کو یکتا و تنہا مانا جائے، اس لیے بندے کو یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالی کے اسماء و صفات میں اس کا کوئی مثل نہیں، یہ توحید دو اساسی اشیاء پر مبنی ہے:

پہلی اساس:

اثبات:

یعنی اسماء حسنی اور صفات علی میں سے جسے اللہ تعالی نے اپنے لیے ثابت کیا ہے، یا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے ثابت کیا ہے اسے بغیر کسی تشبیہ و مثال کے اسی طرح ثابت کیا جائے جس طرح اللہ کے شایان شان ہے، اور اس کے معانی میں کسی بھی قسم کی تحریف و تاویل نہ کی جائے اور نہ ہی اس کے حقائق کو معطل کیا جائے اور نہ ہی اس کی کیفیت بیان کی جائے.

دوسری اساس:

تنزیہ: کہ اللہ سبحانہ و تعالی کو ہر قسم کے عیب سے منزہ و پاک مانا جائے، اور ان صفات نقص کی اللہ سے نفی کی جائے جن کی اللہ نے خود نفی کی ہے، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اس کی مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ سمیع و بصیر ہے .

یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے آپ کو مخلوق کی مماثلت سے منزہ کیا ہے، اور اپنے لیے صفات کمال ثابت کی ہیں جس طرح اللہ کے شایان شان ہیں.

دیکھیں: الحجة فی ببیان المحجة (1 / 305) اور لوامع الانوار البهية (1 / 57).

والله اعلم .